Fikr-o-Nasar (Islamabad) 46:1,2 (2008)

فکر و نظر............ اسلام آباد   جلد: ۴۶   شمارہ: ۱،۲

سید ابو الخیر کشفیؒ اپنی تالیف ''مقام محمدﷺ'' کے آئینے میں

ڈاکٹر محمد عبداللہ

سیرت، رسول اکرمﷺ کی حیات، وشخصیت، اقوال و ارشادات، تعلیمات و افکار، اخلاق و شمائل کا نام ہے۔(۱) مسلمانوں نے روزِ اول سے ہی سیرت طیبہ سے بھرپور اعتناء کیا ہے۔ دراصل رسالت مآبﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور اتباع و اطاعت ہی وہ محرکات ہیں جس سے رسولِ اکرمﷺ کی پاکیزہ حیات کے مختلف گوشوں میں دلچسپی پیدا ہوئی۔

یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ جس قدر کتب (دنیا بھر کی زبانوں میں) رسالتِ مآبﷺ کی سیرت و حیات طیبہ پر لکھی گئی ہیں۔ روزِ اول سے آج تک دنیا کی کسی ہستی پر نہیں لکھی گئیں۔ بالخصوص اردو زبان میں عربی زبان کے بعد تو سب سے بڑا ذخیرہ موجود ہے بلکہ فزوں تر ہے۔(۲)

کیوں نہ ہو، یہ امر وعدۂ خداوندی 'ورفعنا لک ذکرک' کی ایک جھلک ہے۔ یہ بلندی رب ذوالجلال نے اپنے حبیب مکرمﷺ کو ہی عطا نہیں کی بلکہ جس نے بھی ختمی المرتبت نبی کریم، رؤوف الرحیمﷺ کی سیرت یا سیرت کے کسی گوشے پر قلم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے اس کے نام اور قلم کو بھی جاودانی بخشی۔

ڈاکٹر سید ابو الخیر کشفی (1932-2008ء) بنیادی طور پر ادیب، شاعر اور نقاد تھے۔ عمر بھر دلچسپی ادب و تنقید اور لسانیات سے رہی۔ تاہم سیرت طیبہ سے وابستگی بھی ان کا حوالہ ہے۔ ویسے تو دو درجن کے قریب چھوٹی بڑی کتب ان کے قلم سے نکلیں تاہم سیرت نبویﷺ پر وقیع مقالات اور تین کتب یادگار ہیں۔

مقالات میں سید ابوالخیر کشفی نے فن سیرت نگاری، سیرت نبویﷺ کے مآخذ کے علاوہ اردو ادب کے سیرت نگاروں اور ان کی کتب پر بیش قدر آراء دی ہیں۔ مقالات کا یہ مجموعہ دیگر مقالاتِ سیرت کے ساتھ نثار احمد نے مرتب کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے بیش قدر مقالات ششماہی ''السیرۃ عالمی'' (کراچی) میں شائع ہوچکے ہیں۔

سید ابو الخیر کشفی نے سیرت طیبہ پر باقاعدہ تصنیف کی غرض سے قرآن حکیم کی ورق گردانی کی اور تین حصوں: حیاتِ طیبہ، فضائل و کمالات اور خلقِ عظیم، میں سیرت نبویﷺ پر تالیف کا خاکہ

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.   http://iri.iiu.edu.pk/

بنایا۔ پہلا حصہ سولہ سترہ برس قبل ''حیاتِ محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں'' کراچی سے شائع ہوا۔ اسی کتاب پر حکومتِ پاکستان نے سیرت ایوارڈ سے بھی نوازا۔

پیش نظر دوسرا حصہ ''مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں'' ہمارے سامنے ہے۔ تیسرے حصے خلقِ عظیم پر کام جاری ہے۔(۳)

زیر نظر کتاب ''مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں'' فاضل مولف کا اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے قرآن حکیم کی ایک آیت یا چند مسلسل آیات منتخب کرتے ہوئے ان کی تفسیر و تشریح لکھی ہے اور اس تشریح میں ذاتی ذوقِ نظر کے ساتھ معروف تفاسیر اور کتب سیرت سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب میں ان عنوانات کے تحت گفتگو کی گئی ہے:

اہل ایمان سے پہلا خطاب
ادبِ رسول کریمﷺ کے پہلو
رسالت و نبوت
تنذیر و تبشیر
شاہد
عبدیت- معراج انسانیت
رحمة للعلمین اور کافة للناس
قرآن حکیم - رفع ذکر محمدؐ عربی کی ربانی دستاویز
رفع ذکر
آپ کی جان کی قسم
صاحب خیرِ کثیر
رسول اکرمﷺ: لوگوں پر اللہ کا احسان
امتیازی تخاطب۔ جس میں کوئی شریک نہیں
عہد کامل ، ہادی اعظم، مطالعہ
داعی الی الله اور سراج منیر
اول المومنین ، صاحب اور اولیٰ(۴)

مذکورہ عنوانات پر طویل و اختصار بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے چند نمایاں پہلوؤں پر تو آئندہ

سطور میں روشنی ڈالتے ہیں۔ پیش گفتار، میں نبی کریم ﷺ سے اسی والہانہ محبت اور سیر ت نگاروں کی صف میں شامل ہونے کا شدید داعیہ نظر آتا ہے جو قاضی سید سلیمان سلمان منصور پوریؒ، مولانا شبلی نعمانیؒ اور سید سلمان ندویؒ کے ہاں نظر آتا ہے۔ سید ابوالخیر کشفی کے بقول: اللہ تعالیٰ نے دونوں کتابوں (**رحمۃ للعٰلمین** اور سیرت النبی ﷺ) کے مصنفین کو عشق رسول ﷺ کا صلہ کتابوں کے قبول عام کی صورت میں اسی دنیا میں عطا کر دیا۔(۵)

چنانچہ اسی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں:

''حضور ﷺ کے عظمت اور سیرت کے نئے نئے پہلو اور گوشے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نظروں کے سامنے آتے جائیں گے، کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت کا دامن قیامت سے جڑا ہوا ہے، اللہ کا احسان اور کرم ہے کہ اس نے مجھے سیرت نگاران رسول اکرم ﷺ کی صف میں شمولیت کا اعزاز عطا کیا، میری مثال اس بڑھیا کی سی ہے جو سوت کی انٹی لے کر یوسف علیہ السلام کی خریداری کو نکلی تھی، میرے پاس نہ علم ہے، نہ وہ سلیقہ جو سیرت نبوی ﷺ کا احاطہ کرسکے، ہاں وہ دل ضرور ہے جو اس اسم گرامی کی تکرار سے دھڑکتا ہے اور اسی دھڑکن کو اپنی زندگی سمجھتا ہے، جن کے مقام کا یہ تذکرہ ہے، ان کا یہ قول دل کی ڈھارس بندھاتا ہے، کہ '**انما الاعمال بالنیات**'،''(۶)

ذیل میں کتاب کے نمایاں پہلوؤں پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۱۔ اسوۂ حسنہ کو عصری تناظر میں دیکھنا:

سید ابوالخیر کشفی نے کتاب میں جا بجا ایسے مواقع کی نشاندہی کی ہے جس سے سیرت طیبہ کا اطلاق آج کے دور میں ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی پر ہوسکے اور سیرت محض نظری پہلو تک محدود نہ رہے۔

قرآن حکیم میں مذکور آیت **لا ترفعوا اصواتکم**(۷) کے تحت لکھتے ہیں۔

''یہ دائمی حکم ہے جس کے تحت ہم اپنی کسی رائے یا خیال یا میلان کو نبی کریم ﷺ کے حکم یا عمل پر ترجیح دے کر 'حبطِ اعمال' کے عذاب میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس مفہوم کے علاوہ یہ حکم اپنے ظاہری اور لفظی پہلو کے اعتبار سے آج بھی واجب اتباع ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ کے مواجہ شریف میں آج بھی بے حد پست آواز میں سلام پیش کرنا چاہیے۔ یہاں اہل ایمان کو فضا میں اڑتے ہوئے پرندوں کے اندازِ پرواز میں ادب کے قرینے نظر

آتے ہیں اور فضا بھی سانس روکے دست بستہ کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ اس حکم کا اطلاق ان محفلوں پر بھی ہوتا ہے جن میں صاحب حکمتِ کبریٰ ﷺ کی احادیث پڑھی جا رہی ہوں۔ مجالس حدیث میں یوں شرکت کی جائے جیسے ہم اپنے آقا، اپنے ہادی، اپنے مولا محمد ﷺ کی محفل با برکات میں بیٹھے ہوں۔ زمانے کی گردشیں اس ذوق حضوری اور اس رشتہ پر غالب نہ آ سکی ہیں اور نہ آسکیں گی۔''(۸)

اسی طرح آیت **فان العزة لله جميعاً** (۹) کے تحت رقم طراز ہیں:

''**فان العزة لله جميعاً**'' کی تفہیم نے مسلمانوں کو اقوامِ عالم کی قیادت و امامت عطا کی اور جب ہم عزت کے مفہوم سے بے خبر ہو کر کافروں کی رفاقت میں حفاظت اور عزت تلاش کرنے لگے تو آج ہماری یہ کیفیت ہے کہ باغ عالم میں ہم خزاں زدہ پتوں کی طرح اڑتے پھر رہے ہیں اور کافروں کے معاہدے ہمیں اعتبار کی سند معلوم ہونے لگے ہیں اور اس بات پر بھی ناز کرتے ہیں کہ اب ہمیں نادہندہ (Defaulter) قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ہے وہ غلامی جس میں ہم نام نہاد سیاسی آزادی کے باوصف گرفتار ہیں اور یہ آیت کریمہ بھی آج ہم پر اپنے معانی کے دروازے نہیں کھولتی کہ **ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين** عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے۔ عزت کے مفہوم میں قوت اور غلبہ بھی شامل ہے۔ غلبے کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے اور اسے ہم 'نوالہ گدا'' سمجھنے لگے ہیں۔ کیا اللہ کی ناخوشی کی قیمت پر کسی کی فوجی امداد ہمیں صاحب قوت بنا سکتی ہے؟(۱۰)

۲۔ تحریر کو اشعار سے مزین کرنا:

ادب کے اظہار کا ذریعہ نظم و نثر دونوں میں ہو سکتا ہے۔ اصل مدعا ابلاغ ہے۔ ابلاغ کس پیرائے میں مؤثر ہو یہ ہر سیرت نگار کا اپنا اسلوب ہے۔ سید ابوالخیر کشفی چونکہ نظم و نثر دونوں پر عبور رکھتے ہیں۔ اس لیے اپنی کتاب میں جا بجا تحریر کو اپنے خوبصورت اور برمحل اشعار سے مزین کرتے ہیں۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں:

رسالت مآب ﷺ کی عالم گیر اور آفاقی رحمت اور **كافة للناس** کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یاں مشرق و مغرب میں تفاوت نہیں کشفی
دامانِ رسالت کی ہوا سب کے لیے ہے

اور آج

دیارِ مشرق سے لے کر دیارِ مغرب تک
یہ مشتِ خاک تری جستجو میں زندہ ہے

اور دامنِ رسالت کی ہوا قیام قیامت تک تھکے ہوئے درماندہ انسان کے لیے چشمۂ راحت ہے اور ہر جستجو اس وقت تک جاری رہے گی جب تک انسان اپنی جستجو میں کامیاب ہوجائے گا۔(۱۱)

ایک اور جگہ پر رسالتِ محمدیﷺ کی عالم گیریت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پوری انسانیت کے لیے اور ہر دور کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے، ان کے ذریعے دین اور اللہ کے پیغام کی تکمیل فرما دی گئی اور انسانیت کو کسی نئے پیغام یا نبی کی ضرورت نہیں رہی۔

تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا وہ لاکھوں کا سہی
اب سے تاحشر جو فردا ہے وہ تنہا تیرا

مدینہ منورہ کا نقشہ اور زائر کی کیفیات پر یوں نظر ڈالتے ہیں:

''مدینہ منورہ میں ایسے لمحے آج بھی آتے ہیں کہ یہ پوری تاریخ ایک لمحہ میں آپ کی نظر سے گزر جاتی ہے۔

غیب بھی ان کے کرم سے مری نظروں پہ کھلا
میں نے دیکھی ہے مدینہ میں بہشت صد رنگ(۱۲)

۳۔سیرت طیبہ کو ادبی اسلو ب میں پیش کرنا:

سید ابوا لخیر کشفی بنیادی طو رپر صاحب طرز ادیب ہیں۔ ویسے تو ہر ادیب اپنے پیغام کے لیے دلکش اور منفرد اسلوب اختیار کرتا ہے۔ پھر ایسا ادیب جو شاعر بھی ہو، اس کی تحریر میں ایک نکھار پیدا ہو جاتاہے۔ کتاب میں سے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:

''**لو انزلنا هذا القرانٓ علی جبل** ......''(۱۳)قرآن حکیم کے ان الفاظ سے اللہ کے کلام کی عظمت کا نقش بھی ابھرتا ہے، متکلم کی جلالت بھی سامنے آتی ہے اور مخاطب کلام کا مرتبہ بھی۔ یہ کلام

تو ایسا ہے کہ اس کی عظمت سے پہاڑ کا جگر بھی شق ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ کفار کی شقاوت قلبی کو دیکھیے کہ ان کے دل اس کلام کی ہیبت و عظمت کے سامنے بھی سپر انداز نہیں ہوتے۔(۱۴)

ایک اور مقام سورۃ الفرقان کے پس منظر میں نبی کریم ﷺ کی ہستی کی بابت لکھتے ہیں:

'''جس طرح زمین مردہ کو ہواؤں اور بارشوں کے ذریعے زندگی عطا کی جاتی ہے اسی طرح انسانیت کے باغ کے رسول بشارت دینے والی ہواؤں اور پاک پانی کا درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن جو کفر و طغیان کو اپناتے ہیں وہ اس مشاہدے اور ان مثالوں سے بھی ہدایت حاصل نہیں کرتے۔''(۱۵)

رسول اکرم ﷺ کے اوصاف تنذیر و تبشیر کے تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اس تنذیر کا دامن تبشیر سے بندھا ہوا ہے۔ وہ جو حقائق کو دیکھ سکیں، تاریخ کی شاہراہ پر اپنے پیش روؤں کے نقوش پا اور انجام سفر سے عبرت حاصل کرسکیں، ان کے لیے مغفرت بھی ہے اور رزق کریم بھی۔ ہم یہ بات پہلے عرض کرچکے ہیں کہ خوش خبری سے پہلے ڈراوَ۔ یہ منطقی ترتیب ہے۔ ایک نئے طرزِ حیات کو اپنانے اور نئے تصورات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے سے پہلے یہ لازم ہے کہ آدمی اپنی غلط روشِ زندگی سے نجات پالے۔''(ص؛ ۱۶)

آیت **ان لھم قدم صدق عند ربھم** (۱۷) کے تحت لکھتے ہیں۔

''اس سے مکمل، اس سے جامع اور یہ سعادت و برکت پر محیط بشارت چھ لفظوں میں رب محمد ﷺ کے سوا اور کون دے سکتا ہے۔ لیکن انکار کرنے والوں نے بشیر و صادق کو 'ساحر' کہا ہے۔ یہ کفر اور کافروں کی پراگندہ ذہنی اور انتشارِ فکر کا ثبوت ہے۔ وہ کسی ایک بات پر بھی متفق نہ ہوسکے۔ کبھی ساحر کہا، کبھی مسحور، کبھی شاعر کہا اور کبھی کاہن۔ ساحر تو نظر بندی کرتا ہے، وہ نظر کشائی سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا۔ رسول تو بصیرت عطا کرتا ہے، زمین و آسمان کے حقائق کو اپنے رب کے حکم سے آشکار کرتا ہے اور انسانوں کے راستوں کو جگمگا دیتا ہے جہل و کفر کی تاریکیوں کی جگہ ایمان کی روشنی لے لیتی ہے۔ ذہن کا ہر گوشہ جالوں سے پاک ہو جاتا ہے''۔(۱۸)

کتاب کے مقدمہ میں سید عزیز الرحمٰن نے مقام محمد ﷺ: احادیث کی روشنی میں، ۵۳ صفحات،

آپؐ کے فضائل پر تحریر کیے۔ ۳۳۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دلکش ٹائٹل میں دارالاشاعت، کراچی نے ۲۰۰۵ء میں شائع کی ہے۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ سیرت کے معنی و مفہوم کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرتِ رسولؐ، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۸۹ء، باب اول

۲۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار، لاہور

۳۔ کشفی، ابو الخیر، سید، مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۵ء، پیش گفتار

۴۔ محمد عبداللہ، مقام محمدﷺ (تبصرہ بر کتاب) ششماہی نقطہ نظر، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، شمارہ ۲۳، ص ۴۷

۵۔ نثار احمد، نقش سیرت، (مقالہ: اردو میں سیرت نگاری، ڈاکٹر سید ابو الخیر کشفی)

۶۔ کشفی، ابو الخیر، سید، مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں، حوالہ مذکور، پیش گفتار ص:۹

۷۔ الحجرات، ۴۹:۲

۸۔ کشفی، ابو الخیر، سید، مقام محمدﷺ، حوالہ مذکور، ص: ۵۶

۹۔ النساء، ۴:۱۳۹

۱۰۔ مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں، حوالہ مذکور ص:۹۹

۱۱۔ ایضاً، ص: ۱۴۷

۱۲۔ ایضاً، ص:۱۲۷

۱۳۔ الحشر، ۵۹:۲۱

۱۴۔ مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں۔ حوالہ مذکور ص:۶۱

۱۵۔ ایضاً، ص:۸۶

۱۶۔ ایضاً، ص:۹۶

۱۷۔ یونس، ۱۰:۲

۱۸۔ مقام محمدﷺ: قرآن حکیم کے آئینے میں، حوالہ مذکور، ص:۱۱۰

☆☆☆☆